محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)　Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگِ بدر و مختلف ابتدائی غزوات و سرایا کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تاریخ کے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 09؍جون 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، لندن (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہجرت کے بعد کے ابتدائی حالات، جنگ بدر کے اسباب، کفار مکہ کی کارروائیوں اور اُن کے منصوبوں کو روکنے کے لیے آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جو کارروائی فرمائی اس کا کچھ ذکر ہوا تھا۔ جنگ بدر سے قبل کچھ سرایا اور غزوات بھی ہوئے اور کفار مکہ کی جنگ کے لیے تیاری کے کچھ حالات بھی بیان کروں گا۔ انشاء اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان ایک ہجری میں پہلا سریہ حضرت حمزہ بھیجا جسے سیف البحر بھی کہتے ہیں۔ جھنڈا سفید تھا، ابو مرثدؓ علمبردار تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلبؓ کو اس کا امیر بنایا۔ تیس مہاجر سوار اُن کے ساتھ تھے۔ عیص کے مقام پر ابو جہل کی سرکردگی میں شام سے آنے والے ایک قافلے سے ان کا سامنا ہوا۔ دونوں فریق صف آرا ہوئے لیکن بنو سُلیم قبیلے کے ایک رئیس نے بیچ بچاؤ کرادیا اور دونوں فریق واپس چلے گئے۔

پھر سریہ عبیدہ بن حارث ہے۔ شوال ایک ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن حارثؓ کو ساٹھ مہاجرین کی کمان دے کر ثنیۃ المرۃ کی طرف روانہ کیا جہاں ابوسفیان اور اس کے دو سو سواروں سے آمنا سامنا ہوا۔ دونوں طرف سے چند تیر چلائے گئے مگر باقاعدہ لڑائی نہیں ہوئی۔ اس سے پہلے مسلمانوں اور کفار کے درمیان کبھی تیر اندازی نہیں ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے پہلا تیر چلایا جو اسلامی تاریخ کا پہلا تیر تھا اور جس پر حضرت سعدؓ کو بجا طور پر فخر تھا۔ پھر فریقین واپس اپنے اپنے علاقے میں چلے گئے۔

پھر سریہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ایک یا دو ہجری میں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ایک تجارتی قافلے کو روکنے کے لیے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو بیس آدمیوں کا امیر بنا کر روانہ کیا اور

حکم دیا کہ خرار وادی سے آگے نہ جائیں لیکن جب یہ خرار پہنچے تو وہ قافلہ ان کے پہنچنے سے پہلے ہی نکل گیا تھا لہٰذا یہ بغیر کسی تصادم کے واپس آ گئے۔

پھر غزوہ ودّان صفر دو ہجری کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ساٹھ ستّر مہاجرین کے ساتھ ودّان کی طرف گئے۔ مؤرخ ابن سعد کے نزدیک یہ پہلا غزوہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے۔ آپؐ نے حضرت سعد بن عبادہؓ کو مدینے میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔ آپؐ کا ارادہ قریش کے تجارتی قافلے کو روکنا تھا لیکن وہ آپؐ کے پہنچنے سے پہلے ہی نکل چکا تھا۔ آپؐ نے بنو ضمرہ کے سردار مخشی بن عمرو ضمری کے ساتھ صلح کا معاہدہ کیا جس کے مطابق دونوں فریق ایک دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی فریق کے دشمن کا ساتھ دیں گے۔ اس سفر میں آپؐ پندرہ دن مدینہ سے باہر رہے۔

غزوہ بواط ربیع الاول ۲/ ہجری میں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذؓ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا اور اپنے دو صحابہ کی معیت میں قریش کے قافلے کو روکنے کے لیے نکلے۔ اس قافلہ میں امیہ بن خلف کے علاوہ ایک سو دیگر قریشی اور دو ہزار پانچ سو اونٹ تھے۔ بواط پہنچنے پر آپؐ کا کسی سے سامنا نہیں ہوا اور آپؐ واپس مدینہ لوٹ آئے۔ جھنڈے کا رنگ سفید تھا جسے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اُٹھا رکھا تھا۔

غزوہ عُشَیرہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ مکہ سے نکلا ہے اور مکہ والوں نے اس میں اپنا سارا تجارتی مال لگا دیا تھا تاکہ جو منافع ہو وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں استعمال ہو۔ چنانچہ آپؐ جمادی الاولیٰ یا جمادی الثانیہ ۲/ ہجری میں ڈیڑھ دو سو افراد کے ساتھ عازم سفر ہوئے۔ جب آپؐ عُشَیرہ پہنچے تو علم ہوا کہ وہ قافلہ چند روز پہلے ہی جا چکا ہے۔ آپؐ نے چند روز قیام کیا اور بنو مدلج اور بنو ضمرہ کے حلیفوں سے صلح کا معاہدہ کیا اور مدینہ واپس آ گئے۔ قریش کا یہ وہی قافلہ تھا جس کی شام سے واپسی پر آپؐ دوبارہ اس کے تعاقب میں نکلے اور بدر کا معرکہ پیش آیا۔

غزہ بدر الاولیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ عُشَیرہ سے واپس آئے تو دس دن بھی نہ گزرے تھے کہ کُرز بن جابر نے مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کر دیا۔ آپؐ اس کے تعاقب میں نکلے اور حضرت زید بن حارثہؓ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ آپؐ سفوان وادی میں پہنچے لیکن کُرز بن جابر تیزی سے آگے نکل گیا اور آپؐ اُسے نہ پا سکے لہٰذا آپؐ واپس مدینہ آ گئے۔ اسے بدر الاولیٰ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ بدر کے ایک جانب سفوان مقام تک مسلمانوں کا لشکر پہنچا تھا۔

کرز بن جابر کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے جو تفصیل لکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کرز بن جابر کا یہ حملہ ایک معمولی بدویانہ غارت گری نہیں تھی بلکہ یقیناً وہ قریش کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف خاص ارادے سے آیا تھا بلکہ ممکن ہے کہ اس کی نیت خاص آنحضرت ﷺ کی ذات کو نقصان

پہنچانے کی ہو مگر مسلمانوں کو ہوشیار پا کر ان کے اونٹوں پر ہاتھ صاف کرتا ہوا نکل گیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قریش مکہ نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ مدینہ پر چھاپے مار مار کر مسلمانوں کو تباہ و برباد کیا جاوے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ گو اس سے پہلے مسلمانوں کو جہاد بالسیف کی اجازت ہو چکی تھی اور انہوں نے خود حفاظتی کے خیال سے اس کے متعلق ابتدائی کارروائی بھی شروع کر دی تھی لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کفار کو عملاً کسی قسم کا مالی یا جانی نقصان نہیں پہنچا تھا لیکن کرز بن جابر کے حملہ سے مسلمانوں کو عملاً نقصان پہنچا۔ گویا مسلمانوں کی طرف سے قریش کا چیلنج قبول کر لئے جانے کے بعد بھی عملی جنگ میں کفار ہی کی پہل رہی۔

سریہ عبد اللہ بن جحشؓ مکہ کے قریب وادی نخلہ میں ہوا۔ اس کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے مہینے میں حضرت عبد اللہ بن جحشؓ کو آٹھ مہاجرین کے ہمراہ روانہ کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عتبہ بن غزوانؓ کا اونٹ گم ہو گیا جس کی تلاش میں وہ پیچھے رہ گئے اور باقی سب نخلہ پہنچ گئے۔ وہاں قریش مکہ نے مسلمانوں کو دیکھا تو خوفزدہ ہو گئے۔ حرمت والے مہینے رجب کا آخری دن تھا۔ مسلمانوں نے مشورہ کیا کہ اگر ان کو چھوڑ دیا تو یہ ہاتھ سے نکل جائیں گے اس لیے قریش پر حملہ کر دیا اور اُن کے ایک رئیس عمرو بن حضرمی کو مار دیا۔ حضرت عبد اللہ بن جحشؓ دو قیدیوں اور اونٹوں کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ حاضر ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ حکم نہیں دیا تھا کہ تم حرمت والے مہینے میں جنگ کرو اور کوئی چیز بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حرمت والے مہینے میں اس حملے کے لیے مسلمانوں کی تسلی و تشفی کے لیے سورۃ البقرہ کی آیت ۲۱۸ بطور وحی نازل کی۔ اس سے جہاں مسلمانوں کی تسلی ہوئی وہاں قریش بھی کچھ ٹھنڈے پڑ گئے کیونکہ انہیں پتا لگ گیا کہ وحی ہوئی ہے۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عتبہ بن غزوانؓ کے بحفاظت واپس آنے پر قریش کے دونوں قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔

غزوہ بدر الکبریٰ کو قرآن کریم میں یوم الفرقان قرار دیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا فرقان جنگ بدر کا دن تھا جس دن کہ مخالفوں کی زبردست طاقت والے سرگروہ ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ ایک اور مقام پر لفظ فرقان کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ قرآن سے مجھے اس کے یہ معنی معلوم ہوئے ہیں کہ فرقان نام ہے اس فتح کا جس کے بعد دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور یہ بدر کا دن تھا۔

اس غزوہ کو بدر ثانیہ، بدر الکبریٰ، بدر العظمیٰ اور بدر القتال بھی کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ ابو سفیان قریش کا ایک قافلہ لے کر واپس آ رہا ہے جس میں ایک ہزار اونٹ ہیں اور اس میں قریش کا بہت بڑا سرمایہ تھا۔ تیس چالیس یا ستّر آدمی تھے۔ یہ وہی قافلہ تھا جس کے تعاقب میں آپؐ پہلے بھی نکلے

تھے۔ اس مہم کے لیے آپؐ جمادی الاولیٰ یا جمادی الآخر ۲/ ہجری کو روانہ ہوئے۔ بعض کم علم لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے لُوٹ مار کے لیے یہ غزوہ کیا تھا لیکن حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سیرت خاتم النبیینؐ میں بیان کرتے ہیں کہ اس قافلہ کی روک تھام کے لیے نکلنا ہرگز قابلِ اعتراض نہیں تھا کیونکہ یہ غیر معمولی قافلہ تھا اور اس کا منافع مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا جانا تھا۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اس کا منافع جنگ احد کی تیاری میں صَرف کیا گیا۔ پس اس کی روک تھام تدابیرِ جنگ کا ضروری حصہ تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قافلے کی خبر رسانی کی غرض سے حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ کو آگے روانہ کیا۔ ابوسفیان کو خبر ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ اس کے قافلے پر حملہ کرنے کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ خبر سن کر وہ بہت خوفزدہ ہوا اور اپنے ایک قاصد کو مکہ جا کر یہ خبر دینے کو کہا اور خود ابوسفیان بدر کو ایک طرف چھوڑ کر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

اس بارے میں آنحضرت ﷺ کی پھوپھی عاتکہ بنت عبد المطلب کا ایک عجیب خواب ہے جو بعد میں سچا ثابت ہوا۔ انہوں نے ابوسفیان کے قاصد کے مکہ پہنچنے سے تین رات پہلے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اونٹ پر سوار ابطح کے میدان میں، پھر خانہ کعبہ کی چھت پر اور پھر ابو قبیس پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہو کر بلند آواز سے لوگوں کو اپنے قتل گاہوں میں تین دن کے اندر اندر پہنچنے کے لیے کہتا ہے۔ پھر اس نے ایک پتھر اس پہاڑ میں سے نیچے لڑھکا دیا اور نیچے پہنچتے ہی وہ پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور مکہ کے گھروں میں سے کوئی گھر اور کوئی مکان ایسا باقی نہ رہا جس میں اس پتھر کا ایک ٹکڑا نہ گیا ہو۔ انہوں نے یہ خواب اپنے بھائی حضرت عباسؓ بن عبد المطلب کو بتایا جو بعد ازاں پھیلتے پھیلتے ابو جہل تک پہنچ گیا۔ ابو جہل نے کہا کہ ہم تین روز تک انتظار کرتے ہیں اگر اسی طرح ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ ہم ایک تحریر کعبے میں لٹکا دیں گے کہ تم عرب میں سب سے زیادہ جھوٹے ہو۔ بعد ازاں حضرت عباسؓ بنو عبد المطلب کی خواتین کے کہنے پر ابو جہل کو مارنے کے لیے خانہ کعبہ میں گئے لیکن ان کی توجہ ابوسفیان کے اُس قاصد کی وحشت ناک حالت کی طرف مرکوز ہو گئی جسے مکہ والوں کو مسلمانوں کے حملہ سے خبر دار کرنے کی غرض سے بھجوایا گیا تھا اور جو جا بجا ابوسفیان کے قافلے کو بچانے کے لئے اعلان کر رہا تھا۔ قریش تو پہلے ہی جنگ کا بہانہ تلاش کر رہے تھے اس اعلان پر ان کو مطلوبہ بہانہ میسر آ گیا اور وہ جنگ کی بھرپور تیاری کرنے لگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کی مزید تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان ہو گی۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔